مژدۂ بخشش

نعتوں کا مجموعہ مع تحفۂ درود و دعا

مولانا محمد شاکر علی نوری



الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

مژدۂ بخشش

نعتوں کا مجموعہ

مع تحفۂ درود و دعا

مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳

فہرست

انتساب

اپنی والدہ مشفقہ کے نام

جن کی آغوش تربیت نے مجھے اس لائق بنایا کہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خراجِ عقیدت پیش کرسکوں۔

اللہ عزوجل ان کے سایہ کو دراز سے دراز تر فرمائے اور ان کو درازئ عمر بالخیر و برکت عطا فرمائے۔

دل کی دنیا کو سجاؤ آقا
اپنی الفت میں جلاؤ آقا
شاکرِ رضوی ہے عاصی شاہا
مژدہ بخشش کا سناؤ آقا

....

والدہ کے لیے دعاؤں کا متمنی

محمد شاکر علی نوری

(امیر سُنی دعوتِ اسلامی)

تقریظ جلیل

اشرف ملت حضرت علامہ سید الشاہ محمد اشرف میاں صاحب

برکاتی مارہروی

سجادہ نشین مارہرہ شریف

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

امیر سُنی دعوت اسلامی مولانا حافظ و قاری محمد شاکر نوری رضوی کی شخصیت اور تبلیغی کارنامے تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ لیکن آج ان کے ادبی اظہار سے میرا پہلا باضابطہ سابقہ پڑا ہے اور اس کا ردِعمل بہت دل خوش کن اور روح کی گہرائیوں کو تر کرنے والا ہے۔

نعت نبی ﷺ بڑا ہی سخت میدان ہے۔ اس راہ میں قلم کی ایک معمولی لغزش بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عمر بھر کے لیے معتوب بنا سکتی ہے۔ اس مجموعے میں شامل نعتوں میں بفضلہٖ

تعالیٰ نعتیہ شاعری کے مضامین سے متعلق وہ دونوں بڑی مشہور لغزشیں تلاش کرنے پر بھی نہیں ملیں گی، یعنی شرک کا شائبہ اور اہانتِ رسول ﷺ پر سمجھوتہ۔

شاعری، شاعر کے دل کی ترجمانی کرتی ہے، جناب شاکر نوری کو اپنے پیرانِ سلسلہ اور تحریک سُنّی دعوت اسلامی سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے، ان دونوں جذبوں کا اظہار بخوبی ہوا۔ نعت کے میدان میں مولانا محمد شاکر علی نوری کی سعیِ مشکور کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے۔ لفظوں کا تناسب، معنی کی وسعت، جذبوں کی فراوانی، مضامین کی بلندی، عاشق کی نیازمندی، طالب کا عجز اور اشعار میں جاری وساری ایک خاص قسم کی محتاط وارفتگی کے جلوؤں سے آنکھیں خوب خوب ٹھنڈی ہوں گی۔

دے ڈالیے مجھ کو بھی غلامی کی سند اب
بخشش کو مِرے شاہ یہ خیرات بڑی ہے
قدموں کو ذرا ہوش سے اس خاک پہ رکھنا
یہ کوئی نبی ہے ارے یہ کوئی نبی ہے

مِری قسمت بُری ہو تو خدارا تم بھلی کر دو
سنوارو میری قسمت کو سنوارو یا رسول اللہ

شاعر نے زبان کے تجربے بھی کئے ہیں جو کانوں کو اُکھڑتے نہیں بلکہ دل کو لطف دیتے ہیں۔ مثلاً نعت کے وہ اشعار جن میں ''نے'' کو استعمال نہ کرنے کے باوجود زبان میں ایک خوشگوار گھلاوت کا احساس پیدا کر دیا ہے۔

شاہِ مدینہ مجھ کو طیبہ بلا لیے ہیں
سوئی ہوئی تھی قسمت آقا جگا دیے ہیں

شاعر کے یہاں چھوٹی بحروں کی نعتوں میں بھی معنی کی فراوانی کے ساتھ ساتھ لہجے کی کاٹ بھی ہے۔

دل کی دنیا کو سجاؤ آقا   اپنی الفت میں جلاؤ آقا
شوقِ دیدار میں سوؤں جس شب   اپنا دیدار کراؤ آقا
فکرِ دنیا میں نہ آنسو نکلے   اپنی الفت میں رلاؤ آقا

چند اشعار کا انتخاب شاعر کی نعتوں کے مطالعے سے

اگر آپ کو بے نیاز کر دے تو یہ تقریظ نگار کی کمزور تحریر کی دلیل ہے۔ میرا مضبوط یقین ہے کہ آپ کو ہر نعت میں ایک سے زیادہ ایسے اشعار مل جائیں گے جو مشامِ جان تا دیر معطر رکھیں گے۔ انشاءاللہ

یہ فقیر برکاتی عزیزی مولانا محمد شاکر نوری کو ان نعتوں اور منقبتوں کی اشاعت پر دل سے مبارک باد پیش کرتا ہے۔

سید اشرف برکاتی

۲۶؍صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سرورِ عالم افضل الانبیاء محبوب خدا ﷺ کے روضے کی زیارت کرنا قریب بواجب ہے، قربتِ الٰہی کے حصول کا سب سے مستحکم ذریعہ اور وسیلہ ہے اس بارے میں قرآن مقدس کی آیت مبارکہ موجود ہے ”وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً“ (سورہ النساء)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کے حوالے سے احادیث کریمہ میں بھی کئی طرح کی فضیلتیں وارد ہیں چنانچہ حضرت عبد

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ'' جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (وفاء الوفاء ج ۲/ص ۳۹۴)

دوسری جگہ ارشاد ہے: ''مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِراً لاَ یُهِمُّهٗ اِلَّازِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعاً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ'' (وفاء الوفاء ج ۲/ص ۳۹۶) جو میرے روضہ کی زیارت کو آئے اور زیارت کے سوا اس کی اور کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر یہ حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَ نِیْ فِیْ حَیَاتِیْ'' جس نے میرے وصال کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی تو ایسا ہی ہے جیسے میری حیات ظاہری میں زیارت کی۔

اسی مفہوم عالی کو دوسری حدیث پاک واضح کرتی ہے: ''مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ

حَیَاتِیْ. ''(مشکوٰۃ المصابیح ص/٢۴١)

جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ شخص اس طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار شفیع المذنبین ﷺ کا فرمان ہے ''مَنْ زَارَنِیْ فِیْ الْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِباً کَانَ فِی جِوَارِیْ وَ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعاً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ''(جامع صغیر ص/١١٧)

جو مدینہ میں میرے روضہ کی زیارت کے لیے آئے اور نیت خالص ثواب کی ہو تو وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور میں اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ''مَنْ حَجَّ اِلیٰ مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِی فِی مَسْجِدِیْ کُتِبَ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَان.''(جذب القلوب ص/١٩٦)

جو شخص مکہ معظّمہ حج کے لیے جائے اور میری زیارت کی نیت سے میری مسجد میں آئے تو اسے دو مقبول حج کا ثواب ہے۔

مدینہ منورہ میں حاضری

جب مدینہ منورہ میں قدم رکھیں تو صلوۃ وسلام عرض کرتے ہوئے رکھیں اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے لیے بے چین ہو جائیں اس لیے کہ محبوب سے ملنے کی ہر عاشق کو آرزو ہوتی ہے لہٰذا جلد از جلد ضروریات سے فارغ ہو کر دربار رسول ﷺ کی حاضری کے لیے تیار ہو جائیں۔ نئے لباس، عطر، سرمہ، خوشبو، کنگھی، عمامہ شریف وغیرہ سے سنور کر آقا ﷺ کے حضور حاضری کے لیے تیار ہو جائیں۔

حاضری کا طریقہ

باب جبرئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس اس انداز سے رکیں کہ گویا اجازت طلب کر رہے ہوں، تھوڑی دیر انتظار

کے بعد مسجد نبوی شریف میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ
دَخَلْتُ وَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَاف"
پڑھتے ہوئے سیدھا پیر رکھیں مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے ہی تھوڑی دیر کے لیے بائیں جانب تھوڑا سا چلیں اور کھڑے رہ جائیں صلوٰۃ وسلام مختصر پڑھ کر پھر دائیں جانب کو آئیں اور سیدھا چلنا شروع کردیں، اب آہستہ آہستہ سنہری جالیوں کی جانب قدم بڑھاتے جائیں رِیَاضُ الْجَنَّۃ سے گزرتے ہوئے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر شریف کے قریب ہوکر روضۂ شریف کی جالیوں کی جانب بڑھتے چلیں یہ دیکھو سنہری جالیاں نظر آگئیں، سراپا با ادب بن کر صلوٰۃ وسلام عرض کریں۔

اَلصَّلٰوۃ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامَ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ﷺ

وَعَلٰی آلِکَ وَ ذَ وِیۡکَ فِیۡ کُلِّ آنٍ وَّلَحُظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃ اَلۡفَ اَلۡفَ مَرّاتٍ.

اس کے بعد جن لوگوں نے سلام پیش کیا ہے سب کا سلام پیش کریں۔

اس کے بعد خوب دعا کریں اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، دوست احباب کے لیے، رشتہ دار کے لیے اور سارے مومنین کے لیے اور اگر ممکن ہو تو میرے لیے بھی مغفرت کی دعا کریں اور سنی دعوت اسلامی کے لیے ضرور از ضرور دعا کریں۔

پھر سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مَوَاجِہِ اَقۡدَسۡ کی جانب بڑھیں اور ان کی بارگاہ میں بھی سلام کا نذرانہ پیش کریں اس کے بعد پھر تھوڑا سا ہٹیں اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذرانۂ سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا اَمِیۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا مُتَمِّمَ الۡاَرۡبَعِیۡنَ

السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّالاِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میرے پیارے آقا ﷺ کے پیارے دیوانو! رحمت عالم ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کے حوالہ سے آیت اور احادیث آپ سماعت فرما چکے۔ آیئے دعا کریں کہ اللہ عزوجل ہم سب کو ادب کے ساتھ مدینہ منورہ کی حاضری کی خیرات عطا کرے اور جب تک مدینہ منورہ میں رکھے ادب کے ساتھ رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم



دعوتِ خیر

ہر سنیچر کو بعد نمازِ عشاء سُنّی دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز اسماعیل حبیب مسجد، ۱۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئ۔۳ میں ہفتہ واری اجتماع میں شریک ہوکر اپنے قلوب کو عشقِ رسول ﷺ کا مدینہ بنائیں۔

التجاء

از:......استاذِ زمن حضرت علامہ حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب
دے میرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی
نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں
نام ستار ہے ترا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفّار ہے ترا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی
میرے دل سے مجھے بھلا یا رب
خاک کر اپنے آستانے کی
یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب

تیری جانب یہ مُشتِ خاک اُڑے
بھیج ایسی کوئی ہوا یا رب

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
تو نے جب سے سنا دیا یا رب

آسرا ہم گناہ گاروں کا
اور مضبوط ہو گیا یا رب

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
دامن مصطفٰی دیا یا رب

کر دیا تو نے قادری مجھ کو
تیری قدرت کے میں فدا یا رب

تو حسن کو اٹھا حسن کر کے
ہومَعَ الْخَیْرِ خاتمہ یارب





حمد باری تعالیٰ

از:......شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
قلب کو اسکی رویت کی ہے آرزو
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تِرا
عرش وفرش وزمان وجہت اے خدا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو
ذرّے ذرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

جن و انس و ملک کو تِری آرزو
سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو
بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضَر باتِ ہُوٗ
یاد میں تیری ہر ایک ہے کوٗ بکوٗ

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا　　چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا　　سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو　　گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوشگلُو
کوئی کہتا ہے حَق کوئی کہتا ہے ہوُ　　اور سب کہتے ہیں لَا شَرِیْکَ لَہٗ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب　　فتنوں کی دھول سے پاک ہووے عرب
ایسا برسا بہادے جو خاشاک سب　　تیری رحمت کے بادل گھریں چار سوٗ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا　　بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُر ضیا　　نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہوٗ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ





حمد باری تعالیٰ

از:......استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہ راز کا

غَش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سُنا جو رحمتِ بے کس نواز کا

مانند شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
بندے پہ تیرے نفس لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا



حمد باری تعالیٰ

کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا
بنایا جو منگتا کرم ہو خدایا
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا
بنایا جو منگتا کرم ہو خدایا

ارادوں پہ غالب ارادہ تِرا ہے
تِرا حکم سب پر ہمیشہ چلا ہے
الٰہی جگا دے میرا بختِ خفتہ
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

میری لغزشوں پر کرم کا قلم ہو
اسی سے جہاں میں میرا اب بھرم ہو
رہے حشر میں بھی کرم کا سہارا
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

تو سنتا ہے سب کی ہماری بھی سُن لے
کہ بندوں میں خاص اپنے ہم کو بھی چُن لے
مجیب ان دعاؤں کو مقبول فرما
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

میں ہوں تیرا ساجد تو مسجود میرا
میں ہوں تیرا بندہ تو معبود میرا
اثاثِ عبادت مجھے دے دے مولیٰ
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

تیرے گھر کے چکر لگاتا ہوں مولیٰ
یوں ہی سارے عصیاں مٹاتا ہوں مولیٰ
رضا تیری حاصل ہو اب تو خدایا
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

ہے رحمٰن تو ہی، ہے جواد تو ہی
ہے غفار تو ہی، ہے ستار تو ہی
ہماری خطاؤں کو تو معاف فرما
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

بنا ہم کو تالیِ قرآن یا رب
کھلیں ہم پہ اسرارِ قرآن یا رب
عطا ہو ہمیں ماہِ رمضاں کا صدقہ
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

محبت میں آقا کی، شام و سحر ہو
میری زیست یا رب اسی میں بسر ہو
چراغِ محبت جلے یہ ہمیشہ
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

نظر میں ہے کعبہ تو دل میں مدینہ
بھلا کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ
مجھے علم کا بھی عطا ہو خزینہ
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

جیوں بن کے مولیٰ ہمیشہ میں شاکر
عنایت حبیب خدا کی ہو وافر
بنے دل بھی ذاکر رسولِ خدا کا
کرم ہو کرم ہو کرم ہو خدایا

شہ بطحا تیرا

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کِھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

اغنیا پلتے ہیں دَر سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سَر سے وہ ہے رستہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحبّ میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوہ تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجیے نگاہ
جوت پڑتی ہے تِری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

مدینہ آنے والا ہے

از:......حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری۔

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشم تر گوہر مدینہ آنے والا ہے
قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے
بچھوں رَہ میں نظر بَن کر مدینہ آنے والا ہے
جو دیکھے ان کا نقشِ پا خدا سے وہ نظر مانگوں
چراغِ دل چلوں لے کر مدینہ آنے والا ہے
کرم ان کا چلا یوں دل سے کہتا راہِ طیبہ میں
دلِ مُضطر تسلّی کر مدینہ آنے والا ہے
نچھاور ہیں مدینہ کی یہ میرا دل مِری آنکھیں
نچھاور ہوں مدینہ پر مدینہ آنے والا ہے

الٰہی میں طلب گارِ فنا ہوں خاکِ طیبہ میں
الٰہی کر نثارِ در مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کو چلا میں بے نیاز رہبر منزل
رہِ طیبہ ہے خود رہبر مدینہ آنے والا ہے

مجھے کھینچے لیے جاتا ہے شوقِ کوچۂ جاناں
کھنچا جاتا ہوں میں یکسر مدینہ آنے والا ہے

وہ چمکا گنبدِ خضریٰ وہ شہر پُر ضیا آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے

جہاں سے بے خبر ہو کر چلو خلدِ مدینہ میں
چلو اب ہوش کی پی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینے میں کھلے بابِ حیاتِ نو بطرزِ نو
بدل ڈالو کہن دفتر مدینہ آنے والا ہے

ذرا اے مرکب عمر رواں چل برق کی صورت
دکھا پرواز کے جوہر مدینہ آنے والا ہے

طلب گارِ مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے
تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے
مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے
فلک شاید زمیں پر رہ گیا خاکِ گزیں بن کر
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے
فضائیں مہکی مہکی ہیں ہوائیں بھینی بھینی ہیں
بسی ہے کیسی مشکِ تر مدینہ آنے والا ہے
قمر آیا ہے شاید ان کے تلووں کی ضیا لینے
بچھا ہے چاند کا بستر مدینہ آنے والا ہے
محمد کے گدا کچھ فرش والے ہی نہیں دیکھو
وہ آتا ہے شہِ خاور مدینہ آنے والا ہے
غبارِ راہِ انور کس قدر پُر نور ہے اختؔر
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے



کعبے کے در کے سامنے

از:......حضور نظمی میاں مارہروی مدظلہ العالی

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے دامنِ مصطفیٰ فقط
اپنے کرم سے اے خدا عشقِ رسول کر عطا
آخری دم لبوں پہ ہو صَلِّ عَلٰی صدا فقط
طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں ان کی جان دیں
دفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط
نزع کے وقت جب مری سانسوں میں انتشار ہو
میری نظر کے سامنے گنبد ہو وہ ہرا فقط
منکر نکیر قبر میں ہم سے سوال جب کریں
ایسے میں ورد ہم رکھیں آپ کے نام کا فقط

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر پہ گر ملیں نعلین مصطفیٰ فقط

نعتِ رسول پاک ہے نظمیؔ کا مقصد حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثنا فقط

حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری (امیر سُنی دعوتِ اسلامی) کی تالیفات و تصنیفات

امام احمد رضا اور اہتمام نماز	اردو/انگریزی
ماہِ رمضان کیسے گزاریں؟	اردو/انگریزی، ہندی
داعیانِ دین کے اوصاف	اردو
برکاتِ شریعت جلد اول	اردو/انگریزی/ہندی/گجراتی
گلدستہ سیرت النبی	اردو/انگریزی، ہندی
حضرت خواجہ غریب نواز	اردو/انگریزی، ہندی
مسلم کے چھ حقوق	اردو/انگریزی، ہندی
عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ	اردو، ہندی

مژدۂ بخشش

دل کی دنیا کو سجاؤ آقا اپنی الفت میں جلاؤ آقا
حُبِّ دنیا سے بچانا مجھ کو مجھ کو اپنا ہی بناؤ آقا
شوقِ دیدار میں سوؤں جس شب اپنا دیدار کراؤں آقا
فکرِ دنیا میں نہ آنسو نکلے اپنی الفت میں رلاؤ آقا
جتنے مومن ہیں پریشاں شاہا سب کی بگڑی کو بناؤ آقا
آخری دم بھی ادا ہو سنت پیر کے دن جو قضا ہو آقا
دل تڑپتا ہے حضوری کو حضور صدقے مرشد کے بلاؤ آقا
مجھ کو پھر دشمنوں نے گھیرا ہے اپنے دامن میں چھپاؤ آقا
شاکرِ رضوی ہے عاصی شاہا
مژدہ بخشش کا سناؤ آقا



جامِ کوثر

میرے سرکار مدینے میں بلاتے رہنا
غمِ دنیا غمِ عقبیٰ سے بچاتے رہنا

کوئی مشکل نہیں ایسی جو نہ ٹالی تم نے
میرے داتا میری بگڑی کو بناتے رہنا

حشر کی پیاس مجھے جبکہ پریشاں کر دے
جام کوثر کا مجھے آپ پلاتے رہنا

کاش جلوہ مرے آقا جو دکھائیں مجھ کو
میں تو کہہ دوں گا اسے آپ دکھاتے رہنا

کوئی نیکی نہیں دامن میں مرے یا مدنی
مجھ سیہ کار کو سرکار نبھاتے رہنا

ہے مصائب میں گھری آپ کی امت آقا
ظلمِ ظالم سے اسے آپ بچاتے رہنا

آج پھر سے مجھے طیبہ کا بنایا زائر
میری قسمت کو اسی طرح جگاتے رہنا

در پہ سرکار کے حاضر ہے غلامِ عجمی
لاج اس کی میرے مختار بچاتے رہنا

آج طیبہ سے چلا ہوں میں وطن کی جانب
اپنے در پر میرے مختار بلاتے رہنا

وحشتِ قبر سے گھبرائے جو شاکر آقا
تھپکیاں دے کے اسے آپ سلاتے رہنا



میں نے رخ کرلیا مدینے کا

میں نے رخ کرلیا مدینے کا　　کیا بگاڑے کوئی سفینے کا
چشمِ رحمت پڑی ہے مجھ پر بھی　　لطف آئے گا اب تو جینے کا
اپنی الفت کا جام دو مجھ کو　　مست کر دو مجھے مدینے کا
جانبِ نار میں نہ جاؤں گا　　میں نے رخ کرلیا مدینے کا
کون روکے گا راہ سے مجھ کو　　میں نے رخ کرلیا مدینے کا
آخری وقت دفن ہونے کو　　دے دو ٹکڑا مجھے مدینے کا
کیسے کہہ دوں کہ بے سہارا ہوں　　مجھ کو آقا ملا مدینے کا
دے دو طیبہ کی حاضری کا شرف　　میرا مسکن بنا مدینے کا
ابرِ رحمت کو اب برسنے دو　　داغ دھل جائے میرے سینے کا
شاکرِ بے نوا کو بھی آقا　　پھر سے مہماں بنا مدینے کا
خواجۂ خواجگاں کے صدقے میں　　میں مسافر بنا مدینے کا
غوث و خواجہ، رضا و ابنِ رضا　　نام خلدِ بریں کے زینے کا
ہے یہی وردِ شاکرِ رضوی　　میں نے رخ کرلیا مدینے کا

تمنائے مدینہ

نبھا لو تم نبھا لو تم نبھا لو یا رسول اللہ
بلا لو اب مدینے میں بلا لو یا رسول اللہ

ستاتے ہیں جو دنیا والے اس کا کچھ نہیں ہے غم
مجھے بس اپنا کہہ کر تم بلا لو یا رسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے پہنچا ہوں میں آقا
مجھے اپنی زیارت تم کرادو یا رسول اللہ

میری قسمت بری ہو تو خدارا تم بھلی کر دو
سنوارو میری قسمت کو سنوارو یا رسول اللہ

عطا ہو علم کی دولت عطا ہو دید کی دولت
دمِ آخر مدینہ بھی عطا ہو یا رسول اللہ

شفاعت کا سوالی ہوں سوالی ہوں میں رحمت کا
اجابت سے نوازو تم نوازو یا رسول اللہ

معینِ راہِ طیبہ ہیں میرے خواجہ معین الدین
معینِ راہِ جنت بھی بنا دو یا رسول اللہ

تصدق غوثِ اعظم کا توسل اعلیٰ حضرت کا
بقیعِ پاک کے قابل بنا دو یا رسول اللہ

نگاہِ مفتیِٔ اعظم نے زندہ کر دیا دل کو
انہیں کا ساتھ محشر میں عطا ہو یا رسول اللہ

تمنا یہ لیے جاتا ہے آقا شاکرِ رضوی
اسے اذنِ مدینہ پھر عطا ہو یا رسول اللہ



کرم کرتے ہی رہنا تم

کرم کرتے ہی رہتے ہو کرم کرتے ہی رہنا تم
مدینے میں بلاتے ہو بلاتے یوں ہی رہنا تم

تَصَوُّر میں تخیّل میں مدینے آتے جاتے تھے
بلایا اب حقیقت میں بلاتے یوں ہی رہنا تم

گرا ہوں بارِ عصیاں سے اغثنی یا رسول اللہ
گروں کو تم اٹھاتے ہو اٹھاتے یوں ہی رہنا تم

غمِ عشق محمد میں رہیں آنکھیں ہمیشہ نم
پلاتے جامِ الفت ہو پلاتے یوں ہی رہنا تم

نظر کے سامنے حاضر ہے آقا آپ کا مجرم
مٹاؤ اس کے جرموں کو مٹاتے یوں ہی رہنا تم

ملی افطار کی عزت مجھے پھر ماہِ رمضاں میں
کھلایا مجھ کو قدموں میں کھلاتے یوں ہی رہنا تم

ملے شب قدر کی نعمت شہا حمزہ کے صدقے میں
لٹاتے ان کا صدقہ ہو لٹاتے یوں ہی رہنا تم

چلا ہوں پھر مدینے سے لیے ارمان یہ دل میں
بلانا جلد طیبہ میں بلاتے یوں ہی رہنا تم

مرادیں سب نے پائی ہیں اسی سرکار میں آ کر
ہنسایا تم نے روتوں کو ہنساتے یوں ہی رہنا تم

کرم سے آپ کے جاگا پسر کا بخت خفتہ یوں
دکھایا اس کو طیبہ بھی دکھاتے یوں ہی رہنا تم

یہ مانا مجرم و عاصی تمہارا شاکر نوریؔ
نبھاتے اس کو رہتے ہو نبھاتے یوں ہی رہنا تم

چشمِ تر چاهیے

دردِ دل چاہیے چشمِ تر چاہیے
مجھ کو آقا کی پیاری نظر چاہیے

ہے منور ضیا سے یہ سارا جہاں
میرے دل کی تمنا ہے جانِ جہاں
سَبکے دل کی حقیقت ہے اُن پر عیاں
نور کی اک کرن اب ادھر چاہیے

سرورِ دو جہاں کا ہے بے حد کرم
مجھ کو آقا دکھا تے ہو اپنا حرم
ذاتِ والا سے قائم ہے میرا بھرم
آپ کی دید کو چشمِ تر چاہیے

خود خدا نے بنایا ہے تم کو حبیب
مرضِ عصیاں سے اَبتو شفا ہو نصیب
اور اس نے بنایا ہے تم کو طبیب
سنتوں پر عمل عمر بھر چاہیے

یا نبی مجھ پہ ہو اک کرم کی نظر
کوئی حسنِ عمل تو نہیں ہے مگر
بارِ عصیاں سے اَب تو جھکی ہے کمر
مجھ کو بخشش کا زادِ سفر چاہیے

بھیک علم و عمل کی عطا کیجیے
جامِ الفت مجھے اب پلا دیجئے
اپنی سنت کا پیکر بنا دیجئے
وقتِ آخر مجھے وہ نظر چاہیے

شرفِ خدمت عطا ہو غلاموں کو اب
خلد مسکن بنے اور راضی ہو رب
جتنے عشاق ہیں سب رہیں باادب
ہر دعا میں مِری وہ اثر چاہیے

جو مجاہد فلسطین میں ہیں شہا
خاک میں ظالموں کی ملے اب جفا
آس تم پر لگا کر ہی پائیں جلا
عاشقوں کے لیے اب ظفر چاہیے

مجھ کو آقا مدینے بلاتے رہیں
اپنا مہماں ہمیشہ بناتے رہیں
شاکرِ بے نوا کو نبھاتے رہیں
آخری وقت مجھ کو یہ در چاہیے



نگاہِ رحمت

میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
تم پہ سو جان سے قربان مدینے والے
دیکھ کر آپ کے گنبد کا وہ حسیں منظر
نکلے دل کے سبھی ارمان مدینے والے
زائرِ قبرِ منور کی شفاعت ہوگی
ہے یہی آپ کا فرمان مدینے والے
نعت میں لکھتا رہوں نعت فقط پڑھتا رہوں
ہو یہی زیست کا سامان مدینے والے
خدمتِ دین کے جذبے کو سلامت رکھنا
تاکہ بڑھتا رہے ایمان مدینے والے
شاکرِ رضوی پہ آقا ہو نگاہِ رحمت
یہ بے چارہ ہے پریشان مدینے والے



دامن بچھا دیے ہیں

شاہِ مدینہ مجھ کو طیبہ بلا لیے ہیں
سوئی ہوئی تھی قسمت آقا جگا دیے ہیں
قسمت پہ رشک میری کرتے ہیں سب فرشتے
پھر سے مدینے مجھ کو آقا بلا لیے ہیں

مانگا ہے جو بھی جب بھی اس سے سوا ملا ہے
جھولی کو سب کی بھر کے آقا دعا دیے ہیں
اک کو ملی صداقت اک کو ملی عدالت
صدقہ انہیں کا دے دو دامن بچھا دیے ہیں

عثماں، علی کا صدقہ علم و عمل عطا ہو
ارماں لیے یہ در پر بستر جما دیے ہیں
شاکرؔ پہ جب بھی چھائے حزن والم کے بادل
آقا نبھا لیے ہیں داتا بچا لیے ہیں

جشنِ میلاد

جشنِ میلاد ہم منائیں گے
رب سے صدقہ نبی کا پائیں گے

دور دل کی سیاہی کرنے کو
محفلِ نعت ہم سجائیں گے

آج کی شب ہے رحمتوں
رب کی رحمت میں ہم نہائیں گے

دیکھ کر قبر میں ترا جلوہ
نعتِ صَلِّ عَلٰی سنائیں گے

مانگ دیوانے ان سے طیبہ کو
صدقے میلاد کے بلائیں گے

پاک کرلے نگاہ اشکوں سے
آقا جلوہ تجھے دکھائیں گے

کاش محشر میں آقا فرما دیں
آجا شاؔکر تجھے بچائیں گے



دربارِ رسول ﷺ

ہے کرم آپ کا سرکار رسولِ عربی
پھر دکھایا مجھے دربار رسولِ عربی

ایسے عاصی کو مدینے کا بنایا مہماں
جو ہے سرتا پا خطا کار رسولِ عربی

بھر دو بھر دو میرے آقا میری جھولی بھر دو
میں بھی ہوں حاضرِ دربار رسولِ عربی

صدقہ حسنین کا دیدو مرے آقا مجھ کو
میں کرم کا ہوں طلب گار رسولِ عربی

واسطہ پیارے رضا کا تمہیں دیتا ہوں شہا
اپنا کہہ دو سگِ دربار رسولِ عربی

عرضِ شاکر میرے آقا ہے یہ وقتِ رخصت
پھر دکھانا مجھے دربار رسولِ عربی

مہمانِ مدینہ

مجھ کو طیبہ بلا ہی لیتے ہیں
اپنا منگتا بنا ہی لیتے ہیں

میرے حالات ان پہ ہیں روشن
تب تو بگڑی بنا ہی دیتے ہیں

کوئی حسنِ عمل نہیں پھر بھی
میرے آقا نبھا ہی لیتے ہیں

جب تڑپتا ہے دید کو کوئی
اپنا جلوہ دکھا ہی دیتے ہیں

اپنے شاکر کی لاج رکھتے ہیں
اپنا مہماں بنا ہی لیتے ہیں

سلطانِ دو جہاں

آیا ہوں بن کے سائل سلطانِ دو جہاں
رحمت ہو پھر سے مائل سلطانِ دو جہاں

عز و وقار دے دو اسلام و مسلمیں کو
مٹ جائیں سارے باطل سلطانِ دو جہاں

بے کس ہوں ناتوں ہوں، در پر میں آ گیا ہوں
مومن بنا دو کامل سلطانِ دو جہاں

موجوں میں رنج وغم کے کشتی میری پھنسی ہے
مجھ کو عطا ہو ساحل سلطانِ دو جہاں

اپنی وِلا میں مجھ کو ایسا گُما دو آقا
خود سے رہوں میں غافل سلطانِ دو جہاں

دنیا کے شر سے مجھ کو بہرِ خدا بچالو
دامن میں کر لو داخل سلطانِ دو جہاں

بن کے گدا ہوں حاضر نظرِ کرم ہو ناظر
دیدار اب ہو حاصل سلطانِ دو جہاں

جملہ مبلغیں کو خیراتِ علم دے دو
سنت کے سب ہوں عامل سلطانِ دو جہاں

تحریک سُنی دعوتِ اسلامی کو ہمیشہ
نظروں میں کر لو شامل سلطانِ دو جہاں

شیخین کا تصدق علمِ لدُنی دے دو
خشیت ہو رب کی حاصل سلطانِ دو جہاں

در پہ بلاتے رہنا، بگڑی بناتے رہنا
عزت رہے یہ حاصل سلطانِ دوجہاں

گِریاں ہے قلبِ شاکرؔ کر دو کرم بھی وافر
اپنوں میں کر لو شامل سلطانِ دو جہاں

کوئے نبی ﷺ

سرکارِ دو عالم کی نظر مجھ پہ پڑی ہے
پہنچا ہوں وہاں خلدِ بریں کی جو گلی ہے

آیا جو مدینے میں تو قسمت نے پکارا
بگڑی ہوئی تقدیر یہاں آ کے بنی ہے

قدموں کو ذرا ہوش سے اس خاک پہ رکھنا
یہ کوئے نبی ہے ارے یہ کوئے نبی ہے

محشر کی کڑی دھوپ کا کھٹکا نہیں مجھ کو
چادر مِرے سرکار کے گیسو کی تنی ہے

لِلّٰہ مجھے اپنا رخِ زیبا دکھا دو
پلکوں میں مِری دید کی خاطر یہ نمی ہے

آقا کے درِ پاک کے منگتے ہیں ملائک
مایوس نہیں کوئی یہ دربارِ نبی ہے

دے ڈالیے مجھ کو بھی غلامی کی سند اب
بخشش کو مِرے شاہ یہ خیرات بڑی ہے
شب روتے ہوئے سجدہ میں سرکار گزاریں
امت کی ہو بخشش یہی ارمانِ نبی ہے
اللہ کو محبوب سے کتنی ہے محبت
ہاں طٰــــہٰ و یٰـــسٓ میں اسرارِ جلی ہے
بلواتے رہیں مجھ کو مدینے میں ہمیشہ
امید مِری آپ سے سرکار یہی ہے
عالم میں مسلمان پریشاں ہیں پریشاں
بے چین نظر آپ کے در پہ ہی جمی ہے
مانگے ہی چلے جاؤ یہاں ملتا ہے سب کچھ
کس چیز کی در پر میرے مولیٰ کے کمی ہے
شاکرؔ نہ ہو غمگیں تِری جھولی وہ بھریں گے
منہ مانگی ملے گی کہ یہ دربارِ نبی ہے



کرم ہی کرم ہے

کرم ہی کرم ہے کرم ہی کرم ہے　　کرم ہی کے صدقے سے قائم بھرم ہے

میرے دل شکستہ کی آہیں سنو تم　　تمہارے ہی رب کی تمہیں اب قسم ہے

برس جائیں چھینٹیں مٹیں دل کے دھبے　　تمہارے تصرف میں ابرِ کرم ہے

کہوں کس سے جا کر میں غم کی کہانی　　میرے روبرو آپ ہی کا حرم ہے

مجھے اپنے در پر بلاتے ہی رہنا　　تمہاری ہی عادت تو جود و کرم ہے

گناہوں میں ڈوبا ہے شاکر بے چارہ　　نبھاتے ہو پھر بھی یہ شانِ کرم ہے

شفاعت کا سائل ہے شاکر تمہارا
سوا کون تیرے شفیعِ اُمم ہے



کردو آقا کرم

لب پہ جاری صدا کر دو آقا کرم
لب پہ جاری صدا کر دو آقا کرم

در پہ پہنچا تو دل نے کہا برملا
معاف ہو سب خطا کر دو آقا کرم

کس کی جانب چلوں کس کا منہ میں تکوں
چھوڑ کر در تِرا کر دو آقا کرم

آپ حاضر بھی ہیں آپ ناظر بھی ہیں
یک نظر سوئے ما کر دو آقا کرم

مرض عصیاں سے اب تو ہوا چوُر میں
دے دو کامل شفا کر دو آقا کرم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
ہاتھ پھیلا دیا کر دو آقا کرم

سائلِ در ہوا شاکرِ بے نوا
علمِ نافع عطا کر دو آقا کرم



سن لو آقا میرے

غم زدوں کی صدا سُن لو آقا میرے
اک نگاہِ کرم کر دو آقا میرے

داغ سینے کے کس کو دکھائیں حضور
پھر علاجِ جگر کر دو آقا میرے

تشنگی علم کی روز بڑھتی رہے
علم نافع عطا کر دو آقا میرے

دل کی دھڑکن سے آئے صدائے درود
کیف ایسا عطا کر دو آقا میرے

پھر چلا ہوں مدینے سے روتا ہوا
رَبِّ سَلِّمْ دعا کردو آقا میرے

عزتِ حاضری مجھ کو ملتی رہے
اذنِ دائم عطا کر دو آقا میرے

حاضرِ در ہوا شاکرِ بے نوا
معاف جرم و خطا کر دو آقا میرے

سائل در ہوا شاکر بے نوا
دامن عاصیاں بھر دو آقا میرے



میلاد کا ہے مہینہ

شہ دیں کی میلاد کا ہے مہینہ
نبھایا مجھے اور بلایا مدینہ

رہے مجھ پہ رحمت کا آقا تسلسل
طلب کا نہیں مجھ میں داتا قرینہ

مبارک ہو یومِ ولادت مبارک
غلاموں کی جانب سے آقا مبارک

خدارا عطا ہو ہمیں بھی تو عیدی
ملے ہم کو شہ کی طرف سے مبارک

نگاہِ کرم مجھ پہ آقا نے ڈالی
دکھائی مجھے اپنے روضے کی جالی

مِرے دِل کے ارماں بھی پورے کرینگے
نہیں لوٹا اس در سے کوئی بھی خالی

ملی اتنی رفعت کہ عرش بریں پر
نشانِ قدم ہے یہ اس کی جبیں پر

میں بیٹھا ہوں قدموں میں اَب تو خدارا
پڑے نقشِ پا میرے دل کی زمیں پر

گھِرا ہے حوادث میں شاہ تمہارا
بجز آپ کے اب نہیں ہے سہارا

ہٹیں رنج و غم کے ہیں جتنے بھی بادل
کرم کا کریں اب خُدارا اشارہ



جالی کے سامنے

مجرم ہوا ہے حاضر جالی کے سامنے
نظرِ کرم ہو ناظر جالی کے سامنے
جرم و گناہ میرے حد سے سوا تو کیا غم
بلوا لیا ہے آخر جالی کے سامنے
حسنین کے تصدق قسمت چمک گئی اب
منگتے ہوئے جو حاضر جالی کے سامنے
بن جائے اسکی بگڑی جس پر نظر ہے ڈالی
اس واسطے ہوں حاضر جالی کے سامنے
کیوں کر پھروں میں دردر جب ہوں ترا گدا گر
منگتا ہوں آ گیا پھر جالی کے سامنے
مقبول ہوگی بیشک ہر اک دعائیں تیری
مانگی ہے جو بھی شاکرؔ جالی کے سامنے



یا رسول اللہ ﷺ کرم

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کَرَمْ   یَا حَبِیْبَ اللّٰہ کَرَمْ

عصیاں میں ڈوبا سربسر اعمالِ نیک ہیں صِفر
صدقے میں غوثِ پاک کے کر دو کرم کی اک نظر

اللہ کے ہو تم حبیب دونوں جہاں کے ہو طبیب
صدقے میں غوثِ پاک کے ہو روح کو شفا نصیب

تم ہو رسولوں کے رسول ہوں دور سب رنج و ملول
صدقے میں غوثِ پاک کے کر لو غلاموں میں قبول

شاکرؔ کھڑا ہے یہ حضور اس کے مٹا دو سب قصور
صدقے میں غوثِ پاک کے دارین میں ملے سرور

بخشش کی دعا

قسمت مِری چمکائی ہے آقا نے بلا کر
جھولی بھی مری بھر دی ہے داتا نے بلا کر

بے مثل سخی تم ہو تو میں ادنیٰ بھکاری
حسنین کا صدقہ دو مجھے در پہ بٹھا کر

ہے آرزو اتنی کہ رہوں در کا ہی منگتا
رکھنا مرے آقا مجھے اپنا ہی بنا کر

اپنی ہی نگاہوں کی نگہبانی میں رکھنا
اس بے کس و مجبور کو اعداء سے بچا کر

کہہ دیجئے شامل ہے غلاموں میں تو شاکر
بیٹھا ہوں میں چوکھٹ پہ یہی آس لگا کر

"جَـــاؤُکَ" سنا میں نے چلا آیا میں آقا
کر دیجئے بخشش کی دعا لب کو ہلا کر

جب حشر میں شاکرؔ ہو پریشان تو مولیٰ
رکھ لینا اسے اپنے ہی دامن میں چھپا کر

تم پہ قربان بلانے والے

تم پہ قربان بلانے والے بختِ خفتہ کو جگانے والے
نارِ دوزخ کا نہیں خوف مجھے وہ سلامت ہیں بچانے والے
کوئی پوچھے یا نہ پوچھے مجھ کو شاہِ طیبہ ہیں نبھانے والے
گرمیِ حشر سے گھبرائیں کیوں وہ ہیں دامن میں چھپانے والے
تیرے صدقے میں مِری بات بنی کھوٹے سِکے کے چلانے والے
کیف جنت کا ملا در پہ تیرے کیاری جنت کی دِکھانے والے
دے کے لینا نہیں عادت تیری مجھ کو جنت میں بٹھانے والے
ہے مریضوں کی شفا نعتِ نبی وہ ہیں بُردہ کے اُڑھانے والے
شربتِ دید پلا دو آقا جام کوثر کا پلانے والے
علمِ نافع کی ملے بھیک مجھے رب کی نعمت کے لٹانے والے
ہو گئی قبر مُنَوَّر میری رُخِ اَنور کے دکھانے والے
ہو گئی پھر سے مُیَسَّر چوکھٹ مجھ کو قدموں میں بٹھانے والے

بن گئے میرے یہاں بگڑے کام — تم ہو روتوں کو ہنسانے والے
کفر کافر سے چھٹا ملک حجاز — شمع توحید جلانے والے
پھر چلا ہوں میں وطن کی جانب — جلد بلوانا بلانے والے
شاکرِ رضوی پہ ہے خاص کرم — کہتے ہیں اب تو زمانے والے



عالمی تحریک سُنی دعوتِ اسلامی

☆ سنتوں کا آئینہ دار ہے۔
☆ سنیوں کا سرمایہ افتخار ہے۔
☆ غوث وخواجہ، رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسلک کی صحیح ترجمان ہے۔
☆ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں کی پکار ہے۔
☆ احیائے سنت کی عظیم تحریک ہے۔
☆ نظامِ رسول اقدس ﷺ کی داعی ہے۔
☆ عاشقانِ رسول ﷺ کی جماعت ہے۔

عالمی مرکز: اسماعیل حبیب مسجد، ۱۲۶ ؍کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳

Visit us: www.sunnidawateislami.net

یارسول اللہ شفقت کیجیے

یا رسول اللہ شفقت کیجیے
عاصیوں پر نظرِ رحمت کیجیے
دافعِ جملہ بلا ہیں آپ ہی
غم کو آقا جلد رخصت کیجیے
روزِ محشر لب پہ ہوگی یہ صدا
شافعِ اُمّت شفاعت کیجیے
در کے ٹکڑوں سے گذارا ہے مرا
رزق میں میری بھی وُسعت کیجیے
علم نافع ہو عطا مجھ کو حضور
دور مجھ سے اب جہالت کیجیے
قلبِ مُضطر کی صدا ہے بس یہی
طیبہ میں مَدفن عنایت کیجیے
جارہا ہوں پھر مدینے سے حضور
جلد پھر آؤں وہ صورت کیجیے
دامنِ شاکر ہے پھیلا اے کریم
صدقہ اچھوں کا عنایت کیجیے

مدینے کا منگتا

مجھے میرے آقا بلاتے رہیں گے
مدینے کا منگتا بناتے رہیں گے

دکھا سبز گنبد تو بولیں یہ آنکھیں
کہ پلکوں کے موتی لٹاتے رہیں گے

جنہیں عشقِ احمد کی دولت ملی ہے
انہیں سمت جنت بلاتے رہیں گے

مجھے قبر کی اب نہیں کوئی وحشت
حضور اپنا جلوہ دکھاتے رہیں گے

ہے اعزاز چوکھٹ پہ بیٹھا ہوں ان کی
یہ قاسم ہیں نعمت لٹاتے رہیں گے

ہوا تم پہ رمضاں میں نازل یہ قرآں
سنیں گے اسے اور سناتے رہیں گے

بنے وردِ صَلِّ عَلٰی جس کی عادت
اسے اپنا کہہ کر بلاتے رہیں گے

ہے شاکرؔ کو آقا کرم پر بھروسہ
یہاں بھی وہاں بھی بچاتے رہیں گے



قدموں میں بیٹھ کر

چھایا ہے کیف دل پر قدموں میں بیٹھ کر
ہے اَوج پر مُقدّر قدموں میں بیٹھ کر

خوشبوئے مصطفیٰ سے عالم مہک رہا ہے
میں بھی ہوا مُعَطّر قدموں میں بیٹھ کر

تسکین قلب مجھ کو پھر سے ہوئی ہے حاصل
رُودادِ غم سنا کر قدموں میں بیٹھ کر

کیا اب بھی میرے رب کا مجھ پر کرم نہ ہوگا
پھیلے ہیں ہاتھ دَر پر قدموں میں بیٹھ کر

طیبہ میں رحمتوں کی بارش برس رہی ہے
دیکھا ہے پیارا مَنُظر قدموں میں بیٹھ کر

غوث ورضا کے صدقے خواجہ پیا کے صدقے
افطار ہے مَیَسّر قدموں میں بیٹھ کر

نور نبی سے عالم روشن ہوا ہے شاکرؔ
دل بھی ہوا منور قدموں میں بیٹھ کر

سلطانِ دوجہاں کا تجھ پر کرم ہے شاکرؔ
آنکھیں ہوئی ہیں پھر تر قدموں میں بیٹھ کر



خواجۂ خواجگاں

آ گیا ہے گدا شاہِ ہندوستاں
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں
اولیا و قطب دے رہے ہیں صدا
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں
زاہد و متقی کہہ رہے ہیں سبھی
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں
آپ اِبنِ علی، انتخابِ نبی
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں
تم سخی ہو میرے میں بھکاری تیرا
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں
با ادب میں مدینے کو جاتا رہوں
کر دو ایسی دعا خواجۂ خواجگاں
شاکرِ بے نوا کہہ رہا ہے یہی
یک نظر سوئے ما خواجۂ خواجگاں

یا شاہِ سنجری

بگڑی مِری بنا دو یا شاہِ سنجری
رنج و الم مٹا دو یا شاہِ سنجری

کتنا کرم ہے مجھ کو اپنا بنا لیا ہے
قسمت مِری جگا دو یا شاہِ سنجری

پر ہے نہ پاس زر ہے بس آپ کی نظر ہے
طیبہ مجھے دکھا دو یا شاہِ سنجری

عشقِ نبی میں آقا ثابت قدم رہیں ہم
بالخیر خاتمہ ہو یا شاہِ سنجری

پھر ہند کی زمیں پر ظالم ابھر رہے ہیں
تیرِ نظر چلا دو یا شاہِ سنجری

تحریک سُنی دعوت اسلامی کو حضور
عالم میں اب چلا دو یا شاہِ سنجری

حسنِ عمل سے قاصر در پہ کھڑا ہے شاکرؔ
اپنا اِسے بنا لو یا شاہِ سنجری

شاکرؔ پہ بھی عنایت فرمایئے حضور
خوابیدہ دل جگا دو یا شاہِ سنجری



قطعہ

اِدھر نعتِ خیر الوریٰ ہو رہی ہے
اُدھر مغفرت کی دعا ہو رہی ہے
یہ فیضان نعتِ نبی کا ہے شاکرؔ
کرم ہو رہا ہے عطا ہو رہی ہے

منقبت درشانِ اعلیٰ حضرت

احمد رضا نے فیض کا دریا بہا دیا
حُبِّ نبی سے دل کو مدینہ بنا دیا

خدمت نبی کے دین کی کچھ اس طرح سے کی
بِدعات و مُنکَرات کا قِلعہ گرا دیا

عظمت بٹھا دی آپ نے آقا کی، قلب میں
بدلے میں رب نے آپ کو اعلیٰ بنا دیا

ناموسِ مصطفیٰ کی حفاظت کے واسطے
میرے رضا نے اپنا سبھی کچھ لٹا دیا

جانِ مراد کانِ تمنّا حضور ہیں
اپنا عقیدہ آپ نے کامل بنا دیا

"اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّہ" ہے برہانِ علم غیب
علم نبی کا آپ نے سکہ بٹھا دیا

شاکرؔ ترا احسان نہ بھولے گا حشر تک
عشقِ نبی میں دل کو تڑپنا سکھا دیا



یا مصطفیٰ رضا خاں

بگڑی مِری بنا دو یا مصطفیٰ رضا خاں
رنج و الم مٹا دو یا مصطفیٰ رضا خاں

علم و عمل کے پیکر، تقویٰ کے ہو سمندر
قطرہ مجھے عطا ہو یا مصطفیٰ رضا خاں

خالی ہے میری جھولی حاضر ہے یہ سوالی
دستِ کرم بڑھا دو یا مصطفیٰ رضا خاں

پیارے نبی کی الفت دل میں رہے سلامت
دل کو مِرے جلا دو یا مصطفیٰ رضا خاں

شاؔکر کے دل سے آقا حُبِّ جہاں مٹا دو
عشقِ نبی عطا ہو یا مصطفیٰ رضا خاں

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ اِرم تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتلیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



مناجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھوٗل جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ داروگیر
دامن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکے بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگے
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو



درودِ پاک مع فضائل

درودِ ابراھیمی

درود شریف کے وہ الفاظ جو احادیث میں آئے ہیں، کوئی شک نہیں ہے کہ ان کا پڑھنا اِس اعتبار سے کہ وہ الفاظ نبی ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے ہیں، افضل ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ تمام درودوں میں افضل وہ درود ہے جو اَلتَّحِیَّات کے بعد نماز میں پڑھا جاتا ہے اور وہ درود صحیح حدیثوں میں مخصوص کیفیتوں کے ساتھ آیا ہے، ہر مقصد کے حصول کے لیے کافی ہے، سب سے مشہور یہ درود شریف ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

درودِ تاج

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ o دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ oاِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ oسَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِo جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِo شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ o جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ o وَ اللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ

الْـغَـرِيْبِيْـنَ رَحْـمَةٍ لِلْـعٰلَـمِيْـنَ رَاحَةِ الْـعَـاشِقِيْنَ مُرَادِ
الْـمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ
الْـمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ
الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِیْ الدَّارَيْنِ
صَـاحِـبِ قَـابَ قَـوْسَيْـنِ مَـحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ
الْـمَـغْـرِبَيْـنِ جَـدِّ الْـحَسَـنِ وَ الْـحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَ مَوْلٰی
الثَّـقَـلَيْـنِ اَبِـیْ الْـقَـاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ
اللّٰهِ o يٰـاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا“



فضائل درود تاج

اس درود شریف کے بے شمار فضائل وفوائد ہیں، جن کا اس مختصر میں احاطہ نہایت دشوار ہے بوجہِ اختصار کچھ فضائل و فوائد ذکر کئے جاتے ہیں۔

☆ اگر کوئی شخص زیارتِ جمالِ رسول ﷺ کی دولتِ بے بہا سے بہرہ ور ہونا چاہے تو عروجِ ماہ میں شبِ جمعہ کو بعد فراغتِ نمازِ عشاء باوضو قبلہ رُخ صاف ستھرا کپڑا پہن کر، خوشبو سے معطر ہوکر، ۱۷۰/ بار اس درود شریف کو پڑھ کر سو رہے، گیارہ راتیں اسی طرح پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ شرفِ زیارت سے مشرف ہوگا۔

☆ رزق میں وسعت وبرکت کیلئے سات بار بعد نمازِ صبح کے ہمیشہ وظیفہ میں رکھے، رزق میں بے پناہ برکت ہوگی۔ انشاءاللہ

☆ واسطے صفائیِ قلب ہر روز بعد نمازِ صبح سات مرتبہ اور بعد نمازِ عصر تین مرتبہ اور بعد نمازِ عشاء تین بار ورد میں رکھے۔

درودِ رضویہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

اس درود شریف کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ ہم یہاں بوجہِ اختصار چند فوائد پر اکتفا کررتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ اُس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔
☆ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا۔
☆ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔
☆ قیامت میں رسول اللہ ﷺ اس سے مصافحہ کریں گے۔
☆ اس کے ماتھے پر یہ لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں۔
☆ اس کے ماتھے پر تحریر فرما دے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

روزی میں برکت والا درود شریف

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ"

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کا مال بڑھ جائے وہ مذکورہ درود شریف کو پڑھا کرے۔

دوزخ سے نجات کے لیے درود شریف

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ"

حضرت خلّاد رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے، ان کے انتقال کے بعد ان کے تکیہ کے نیچے سے ایک کاغذ ملا جس پر لکھا تھا کہ یہ خلّاد بن کثیرہ کے لیے دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے۔

مغفرت کا ذریعہ

امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی نے حضرت امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا اس درود شریف کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور عزت واحترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔(زادالسعید)
وہ درود شریف یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ"

ایمان کی حفاظت کے لیے

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں مندرجہ ذیل درود شریف کا ورد رکھے تو اس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔
"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلاۃً دَائِمَۃً م بِدَوَامِکَ"

دشواری دور ہوگی

جس شخص کو کوئی دشواری لاحق ہو اور وہ تنہائی میں باوضو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر دل سے دعا کرے تو انشاءاللہ تعالیٰ دشواری دور ہوگی۔

وہ درود شریف یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ مُسْتَحِقُّہٗ''

اَسّی سال کے گناہ معاف

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ''

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس درود شریف کو اسی مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

ہر وقت درود شریف پڑھنے کا ثواب

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اٰخِرِ کَلَامِنَا“

شیخ الاسلام ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ گویا رات و دن کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا۔

فرشتوں کا استغفار

جو شخص مندرجہ ذیل کلمات کا اپنی زبان سے ورد کرتا رہے ستّر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

”جَزَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ“

درودِ شفاء

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَآئِھَا وَعَلٰیٓ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

جو شخص اس درود شریف کا وِرد کرے اس کو جسمانی و روحانی تمام بیماریوں سے شفاء حاصل ہوگی۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مندرجہ درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ"

درودِ کمالیہ

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ کَمَا لَانِہَایَةَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ“

اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے ستّر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کسی کو نسیان (بھولنے) کی بیماری ہو تو نماز مغرب اور عشا کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

نبوی دعائیں

دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے

”اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ جو شخص اس دعا کو اپنا معمول بنائے گا انشاء اللہ اسے دنیا وآخرت میں بھلائی میسر آئے گی۔

ہر بلا سے نجات کے لیے

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“

بے چینی کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو جب کوئی بے چینی اور پریشانی لاحق ہوا کرتی تھی تو اس وقت آپ اس دعا کا ورد فرماتے تھے ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ‘‘

شفاءِ امراض کے لیے

روایت ہے کہ حضرت عبدالعزیز بن صُہیب اور حضرت ثابت بُنانی رضی اللہ عنہما دونوں حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ثابت بُنانی نے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ (انس) میں بیمار ہو گیا ہوں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں اس دعا سے تمہارے مرض کا جھاڑ

پھونک نہ کر دوں جس دعا سے حضور ﷺ مریضوں پر شفاء کے لیے دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ثابت بُنانی نے کہا کیوں نہیں؟ اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا پڑھی "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لاَ شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَماً"

مصیبت پر نِعمَ الْبَدَلُ ملنے کی دعا

حضرت اُمّ المومنین بی بی اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے یہ سُنا تھا کہ کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِی وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْراً مِّنْھَا" پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو اس کی ضائع شدہ چیز سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

قرض ادا ہونے کی دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسا کلام نہ تعلیم کر دوں کہ جب تم اس کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری فکر کو دفع فرما دے اور تمہارے قرض کو ادا کر دے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور تعلیم فرمایئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھ لیا کرو:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلْبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ"

برائے حصول اولاد

"هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ" باوضو اول وآخر ۱۱-۱۱/ بار درود شریف پڑھ کر ایک سیاہ مرچ پر سات بار دم کر کے ۴۱/ دن تک کھلائیں حصولِ اولاد کے لیے اکسیر ہے۔

تونگری وخوشحالی

جو شخص دولت مند اور تونگر ہونا چاہے وہ بعد نماز فجر روزانہ پچیس مرتبہ "اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ o وَ رَأَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً o فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْهُ o اِنَّهٗ کَانَ تَوَّاباً" بحضور قلب پڑھا کرے۔
ان شاء اللہ چند ہی روز میں مشکل آسان ہوگی اور مفلس مالا مال ہوتا چلا جائے گا۔

عالمی تحریک سُنّی دعوت اسلامی

کے اغراض و مقاصد

☆ قرآن مقدس اور صاحب قرآن ﷺ سے قریب کرنا

☆ عقائد واعمال کی اصلاح۔

☆ قرآن مقدس کے تقاضے اور صاحب قرآن ﷺ کی سنتوں پر عمل کی جدو جہد کرنا۔

☆ نماز کے ذریعہ مسجدوں کو آباد کرنا۔

☆ دورحاضر میں بڑھتی ہوئی بے عملی کا سد باب کرنا۔

☆ مذہب اسلام کے تقاضوں کی شناسائی کرانا۔

☆ چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کی عزت اور مخلوق خدا کی خدمت

☆ تعلیمی واخلاقی پسماندگی کو دور کرنا۔

عالمی مرکز کا پتہ

اسماعیل حبیب مسجد، ۱۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳

عالمی تحریک سُنی دعوت اسلامی کا

چوبیسواں سالانہ

سُنّی اِجتماع

بتاریخ:۱۲/۱۳/۱۴/دسمبر۲۰۱۴ء

بمقام: وادیٔ نور، آزاد میدان، وی ٹی اسٹیشن کے سامنے، ممبئ

....

عورتوں کے لیے: بروز جمعہ۱۲/دسمبر، بعد نماز جمعہ تا عشا

....

مردوں کے لیے: سنیچر ۱۳/دسمبر بعد نماز فجر تا اتوار ۱۴/دسمبر عشا

کثیر تعداد میں اجتماع میں شریک ہو کر داخلِ حسنات ہوں۔

الداعی: مولانا محمد شاکر علی نوری (امیر سُنی دعوتِ اسلامی)